www.Paksociety.com

زلیخا

کشاف اقبال

قارئین! صبراً جمیل کے الفاظ تو یقینا آپ سب نے ہی قرآن پاک میں پڑھے ہوں گے۔ صبر جمیل کا لفظی ترجمہ "خوبصورت صبر" ہے۔ اس سے مراد ایسا صبر ہے جس میں شکایت نہ ہو' فریادہ نہ ہو' جزع فزع نہ ہو' ٹھنڈے دل سے اس مصیبت کو برداشت کیا جائے جو ایک اعلیٰ ظرف انسان پر آپڑی ہو۔

ایک ایسے صدیق شخص کی کہانی جس نے برہانِ الٰہی کی بنا پر اپنے نفس کو دعوتِ عیش قبول کرنے سے روکا۔

موسم بہار نے پورے اسلام آباد کو اپنے سحر میں جکڑا ہوا تھا ہر سو سبزہ تھا۔ طراوت تھی' خزاں کے سوکھے پتے جھڑ چکے تھے مگر ایمان کی زندگی میں شاید خزاں کا موسم پلکیں بچھائے ایک بار پھر اس کی راہ دیکھ رہا تھا۔ عارض اس سے دور جا رہا تھا' چھ ماہ کے کے لیے ایمان کو اکیلا چھوڑ کر اومان جا رہا تھا۔

ایمان فیصل مسجد کی گھاس پر جو بہار کے موسم کی نمی کے باعث چمک رہی تھی آ کر بیٹھ گئی۔ سر پر نفاست کے ساتھ دوپٹا اوڑھے وہ عارض کے مسجد سے باہر آنے کا انتظار کر رہی تھی جو اندر نماز عصر ادا کر رہا تھا۔ اس کی آنکھ میں آنسو تھے پر وہ انہیں اپنے شریک حیات کے سامنے نہیں کرنے دیگی۔ انہیں اپنے اندر اتار لے گی کیونکہ وہ اس بات سے اچھی طرح آگاہ تھی کہ اس کے آنسو عارض کی سب سے بڑی کمزوری ہیں لہٰذا وہ اس بہتے دریا کو اپنے اندر اتار لے گی' ضبط کرے گی پر عارض کو اومان جانے سے ہرگز نہیں روکے گی' نہ ہی اسے یہاں رکنے کا کوئی اشارہ دے گی۔ وہ اس دریا کو اپنے اندر اتارنے کی کوشش کر رہی تھی کہ اس نے ایک نظر پلٹ کر مسجد کی جانب دیکھا۔ عارض چہرے پر ایک پُرسکون مسکراہٹ لیے اس کے پاس آ رہا تھا۔

عارض نہایت حسین اور خوش دل تھا۔ نماز' روزہ اور تمام عبادات کے رنگ اس کی روح میں اس طرح سرائیت کر گئے تھے کہ اس کی صورت بھی اس کی عبادتوں کی شہادت دینے لگی تھی۔ ایک نور تھا اس کے خوش باش چہرے پر۔

''آپ نے نماز پڑھ لی؟'' وہ عارض کے آنے پر اٹھ کھڑی ہوئی۔

''جی پڑھ لی اور دعا میں اللہ سے آپ کو مانگا۔'' عارض نے پاس والی بنچ کی طرف بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''پر میں تو آپ کی ہی ہوں' آپ کے نکاح میں ہوں۔'' وہ دونوں اب بنچ پر بیٹھ چکے تھے۔

''ہاں تم میرے نکاح میں ہو پر میں چھ ماہ کے لیے اومان جا رہا ہوں نہ اس لیے ڈر لگتا ہے کہ یہ طویل عرصہ مجھے تم سے دور نہ کر دے۔'' عارض آس پاس کے لوگوں کو دیکھتا ایمان سے مخاطب تھا۔

جو آنسو ایمان نے اپنے اندر اتارے تھے'

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY READING Section



آہستہ آہستہ وہ اب عیاں ہو رہے تھے پھر بھلا ہو اس بارش کا جس نے ان آنسوؤں کی پردہ پوشی کردی‘ وہ دونوں اب بھیگ رہے تھے۔

’’آپ کو یاد ہے ہمارا نکاح اسی مسجد میں ہوا تھا اور آج بھی ہم یہاں موجود ہیں۔ ہم نے اس روز وعدہ کیا تھا کہ کبھی ایک دوسرے سے دور نہیں ہوں گے۔‘‘ کچھ دیر کو وہ خاموش ہوئی پھر دوبارہ سے کہنے لگی۔

’’وقت دو لوگوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرنے میں بڑا کردار ادا کرتا ہے پر دو لوگ ایک دوسرے سے اس وقت تک جدا نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ خود نہ چاہیں۔‘‘ بارش کی رفتار آہستہ آہستہ تیز ہوتی جا رہی تھی یہ وہ آخری بارش تھی جو ایمان عارض کے ہمراہ محسوس کر رہی تھی اس کے بعد وہ چھ ماہ تک کے لیے اس کے ساتھ کوئی بارش‘ کوئی برف باری کوئی احساس محسوس نہیں کر سکے گی۔

’’میرا دل کرتا ہے کہ میں ہمیشہ یہیں رہوں‘ پر آٹھ ماہ بعد تمہاری رخصتی ہے اور پھر ہمارا ولیمہ اس کے تمام تر اخراجات میں خود اٹھانا چاہتا ہوں اور تو اور یہ میری پڑھائی کے اختتام کے بعد پہلی جاب ہے اور سیلری بھی اچھی خاصی مل رہی ہے۔ چھ ماہ کے اس پروجیکٹ میں مجھے اتنا پیسہ مل جائے گا کہ میں اچھے طریقے سے تمام تقریبات سرانجام دے سکوں گا پھر میں یہیں جاب پر لگ جاؤں گا‘ ہمیشہ کے لیے‘ فی الحال مجھے یہاں اتنے کم عرصے میں اتنی اچھی جاب نہیں مل سکتی لہٰذا مجھے امان جانا پڑے گا۔ تم سمجھ رہی ہو ایمان؟‘‘ اس کا ہاتھ ایمان کے ہاتھ میں تھا اور اس کی آنکھیں اس کی آنکھوں میں ڈوبی ہوئی تھیں۔

’’جی میں سمجھ رہی ہوں عارض! آپ بے فکر ہو کر وہاں جائیں‘ آپ مجھے بہت یاد آئیں گے پر پتا نہیں کیوں ایک عجیب سا ڈر میرے اندر سانسیں لے رہا ہے عارض!‘‘

’’کیسا ڈر؟‘‘ عارض نے اچنبھے انداز میں اسے دیکھا۔

’’کہیں آپ کو وہاں کوئی زلیخا نہ مل جائے۔‘‘ اس کا انداز اور زیادہ متین ہو گیا۔

’’کیا مطلب تمہارا؟‘‘ عارض کچھ دیر کو رکا پھر بولا۔

’’میں اپنے نکاح اور اس سے بھی زیادہ اپنی محبت سے کبھی بے وفائی نہیں کر سکتا اور یہ بات میں اس مسجد کو دیکھ کر کہہ رہا ہوں جہاں ہم نے ایک دوسرے کے درمیان محبت کا عہد باندھا تھا۔‘‘

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

محبت میں کھو جانے کا خوف دونوں طرف تھا
اور وہ محبت کبھی ناکامی کا منہ نہیں دیکھتی جہاں
دونوں طرف کھو جانے کا خوف اتفاع پر ہو، اپنا لوہا
منوا ہی لیتی ہے۔

ٹھیک شام ساڑھے پانچ بجے جہاز کوئین عالیہ انٹرنیشنل ائرپورٹ پر لینڈ کر چکا تھا۔ عارض اردن کے دارالحکومت امان پہنچ چکا تھا' اردن مسلمانوں کا ملک تھا' ملکاؤں شہزادوں کا مالک۔ عارض کی قسمت اتنی اچھی تھی کہ اسے یہاں کے سیون اسٹار ہوٹل Le Royal Dmman سے مارکیٹنگ ڈیپارٹمنٹ میں کام کرنے کی آفر آئی تھی اس نے تو بس ایسے ہی اپنی سی وی یہاں بھیج دی تھی مگر اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اس کی نوکری ایک سیون اسٹار ہوٹل میں لگے گی۔ وہ بھی اتنے قلیل عرصے میں۔

ایک سفید کیب جس پر Le Royal Dmman لکھا ہوا تھا' عارض کو لینے کے لیے آئی اور وہ اس میں بیٹھا Le Royal Dmman کی جانب چل پڑا' عارض کے مطابق امان واقعی بہت خوب صورت جگہ تھی پر شاید وہاں کے لوگ کافی ماڈرن تھے۔ کھلے عام وہ لباس پہنتے جو کسی مغربی ملک میں فخر سے پہنے جاتے ہوں۔

عارض لی رائل تک رسائی حاصل چکا تھا اس ہوٹل کی بلڈنگ نہ زیادہ اونچی تھی نہ ہی چھوٹی مگر چوڑائی میں کافی وسیع تھی۔ تین گول حصوں پر مبنی وہ بلڈنگ آنے جانے والوں کی نگاہوں کا مرکز ضرور تھی۔ نچلا گول حصہ سب سے زیادہ وسیع تھا' پھر دوسرا حصہ اس سے تھوڑا کم اور تیسرا اور آخری حصہ ان دو حصوں کے مقابل سب سے کم وسیع تھا پر ان دو کے مقابل کافی لمبا تھا۔ بنانے والے نے یقیناً بہت نفاست کے ساتھ وہ بلڈنگ بنائی تھی' عارض گاڑی سے اترا تو اس کے عین بعین ہوٹل کی دل آویز انٹرنس تھی اس نے اپنے قدم آگے کی طرف بڑھائے ہی تھے کہ دو آدمی جو پروفیشنل کلرکوں کی طرح ٹو پیس سوٹ پہنے ہوئے تھے اس کے منہ در منہ آ کھڑے ہوئے اور عارض کی پیشوائی کرنے کے بعد اسے اپنے ساتھ گیسٹ روم کی جانب لے جانے لگے۔

لی رائل باہر سے جتنا حسین تھا اندر سے اس سے بھی کہیں زیادہ دلکش اور آرٹسٹک تھا' اتنا سکوت تھا اس ہوٹل میں کہ آواز اگر کوئی آ بھی رہی تھی تو صرف جوتوں کے فلور سے لگنے لگی۔ بالآخر عارض کا کمرہ ان دو نوجوانوں نے اسے دکھا ہی دیا جو دسویں فلور پر بنا تھا۔

''یہ کمرہ آپ کا ہے سر! یہاں آرام کریں' چھ ماہ تک کے لیے آپ یہیں ٹھہریں گے۔'' ان میں سے ایک نوجوان اپنے دونوں ہاتھ کمر کے اطراف باندھتا ہوا مخاطب ہوا۔

''بہت شکریہ!'' عارض اب اپنے کمرے کا معائنہ کرنے لگا تھا جو کسی شہزادے کے کمرے سے کچھ کم نہ تھا۔

''آپ کو کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو 80 ڈائل کر دیجیے گا اور ہاں......'' وہ کچھ دیر کو رکا پھر بولا۔

''آج رات ٹھیک دس بجے تم نئے ورکر کے لیے ایم ڈی صاحبہ کی طرف سے آئی وی کیفے میں ایک چھوٹی سی کوکاک ٹیل پارٹی ہے آپ بھی انوائٹڈ ہیں۔ آئی وی کیفے ہوٹل کی لابی پر ہے' آیئے گا ضرور۔'' وہ بے شک ایک کلرک تھا پر اس کے بات کرنے کا انداز نہایت رکھ رکھاؤ والا تھا

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

صومالیہ میں پاک فوج کا کردار

صومالیہ میں سوا کروڑ آبادی ہے اور اٹھانوے فیصد مسلمان ہیں' نہایت پختہ قسم کے۔ ان کی پختگی کا اندازہ یہاں سے لگایا جاسکتا ہے کہ پورے چالیس سال تک عیسائی مشنریاں وہاں کام کرتی رہی ہیں اور چالیس سالوں میں ایک آدمی بھی عیسائی نہیں بنا سکے۔ امریکا نے اپنے پادریوں کی سرزنش کی کہ ہم نے تم پر اتنا روپیہ خرچ کیا ہے تم نے چالیس سالوں میں ایک آدمی بھی عیسائی نہیں بنایا۔ ایک رپورٹ کے مطابق مغربی ممالک اب وہاں سے اپنی مشنریاں نکال رہے ہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ اب وہاں دوسرے طریقے سے حملہ آور ہو رہے ہیں۔ وہاں تیل کے کنویں اتنے ہیں کہ اگر سارے نکل آئیں تو سعودیہ سے بھی وہاں تیل زیادہ ہے' صومالیہ کے ساتھ سوڈان لگتا ہے۔ سوڈان کے حکمران نے بڑے احسن طریقے سے تھوڑی تھوڑی کر کے اسلامی اصلاحات نافذ کی ہیں۔ کل تک جو بھوکے مرتے تھے اب کافی حد تک گندم میں خود کفیل ہو گئے ہیں۔ امریکا چونکہ اسلام سے خائف ہے اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں مصروف ہے۔ وہ اپنی خواہش کو پورا کرنے کے لیے اقوام متحدہ کو استعمال کر رہا ہے۔ اب وہاں سات ہزار پاکستانی فوج بھیجی گئی ہے' اپنوں کے ساتھ لڑنے کے لیے۔ شروع شروع میں چار پانچ امریکی فوجی ہلاک ہوئے ہیں اور بس۔ اب پاکستانی فوجی آگے آگے ہیں اور بھارت کے فوجیوں کو اسپتال پر لگایا ہوا ہے' وہ زخمیوں کی مرہم پٹی کرتے ہیں اور پاکستانی فوجی لڑتے ہیں۔ صومالیہ کے فوجی بھی نمازیں پڑھتے ہیں اور پاکستانی فوجی بھی نمازیں پڑھ کر ان پر حملہ کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں پاکستانیو! تم ہمارے ساتھ کیوں لڑتے ہو؟ تم ہمیں امریکا کے ساتھ لڑنے دو' ہم اس کے ساتھ نمٹ لیں گے مگر پاکستانی فوج امریکا کے ہاتھوں استعمال ہو رہی ہے۔

ذخیرۃ الجنان' ج:۱۳' ص:۷۷

انتخاب: سید عاقب علی ...... راولپنڈی

شاید سیون اسٹار ہوٹلز کے کلرکوں کا انداز ایسا ہی ہوتا ہو' عارض سر جھٹک کر بولا۔

''میں ضرور آؤں گا ان شاء اللہ۔''

''یہ بھی آپ کی جاب کا حصہ ہے سر! اس پارٹی میں تمام نئے ورکرز کا آپس میں انٹروڈکشن ہوگا اور یہی موقع ہے ایم ڈی صاحبہ سے اچھا تعلق قائم کرنے کا۔'' عارض اس کی سن کم رہا تھا اور اپنے کمرے کا معائنہ زیادہ کر رہا تھا۔

''مجھے کیا ضرورت آن پڑی ان سے تعلق قائم کرنے کی۔ مجھے صرف اپنے کام سے مطلب ہے۔'' کمرے کی کھڑکی کی طرف دیکھتا عارض اپنے آپ میں بڑبڑا رہا تھا۔

''کچھ کہا سر آپ نے؟'' کلرک نے اچنبھے انداز سے پوچھا۔

''نہیں کچھ نہیں۔'' عارض صفائی پیش کر رہا تھا۔

''آپ کا دن اچھا گزرے۔'' وہ دونوں الوداعی کلمات کہتے وہاں سے روانہ ہو گئے۔

عارض اب اپنے روم میں تنہا تھا' اس نے کھڑکی پر سے مرون پردہ پورا ہٹایا تو پورے اومان کا منظر اس کی آنکھوں میں بھر آیا۔ کتنا خوب صورت لگ رہا تھا ایم ڈی صاحبہ کا شہر اس کھڑکی سے۔ کچھ دیر کو وہ یونہی پورے شہر کا کھڑکی سے معائنہ کرنے لگا پھر اچانک اسے ایک خیال آیا۔

''کہیں آپ کو وہاں کوئی زلیخا نہ مل جائے۔'' آخر ایسا کیا تھا جو ایمان کہنا چاہ رہی تھی' وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا پر بہت جلد سمجھنے والا تھا۔

''السلام علیکم!'' اس نے فوراً اپنی بیگم کو فون کیا۔

''وعلیکم السلام! کیسے ہیں عارض؟ پہنچ گئے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

اومان؟'' فون کے دوسری جانب سے ایک سریلی آواز آئی۔

''جی پہنچ گیا اور تو اور مجھے یہاں ہوٹل میں گیسٹ روم بھی فراہم کیا گیا ہے' بہت خوب صورت ہے یہ شہر اور اس سے بھی کہیں زیادہ خوب صورت یہ ہوٹل۔ کاش تم بھی یہاں ہوتی تو میں تمہارے ساتھ پورا شہر گھومتا۔ تم بہت یاد آرہی ہو ایمان! تم ٹھیک تو ہو نہ؟ تمہاری طبیعت کیسی ہے؟''

عارض کی مردانہ آواز میں کوئی جادو تھا جو سننے والے پر ایک انوکھا اثر ڈالتا تھا۔ آدمی تو حسین تھا ہی اوپر سے اس کی آواز' پورے اومان کی لڑکیاں اس کے حسن کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنے ہاتھ کاٹ لیں مگر اس کو یہاں اب تک کسی لڑکی نے نہیں دیکھا تھا نہ ہی اس کا سامنا کسی لڑکی سے اب تک ہوا تھا۔

''میں بالکل ٹھیک ہوں آپ میری فکر مت کریں' اپنے کام پر دھیان دیں۔ مجھے آپ کا انتظار کرنا بہت اچھا لگ رہا ہے' آپ کو پتا ہے وہ محبت ہمیشہ ادھوری رہتی ہے جس میں انتظار کے وسیع پل شامل نہ ہوں۔ انتظار ایک حسین نعمت ہے جو محبت کی دین ہے اور یہ میں اب جان رہی ہوں۔'' وہ مطمئن تھی اور اس بات کی گواہی اس کی آواز دے رہی تھی۔

''میری جان ہو تم ایمان! تم بہت اچھی ہو' آئی لو یو۔'' عارض اپنے جذبات کا اظہار ہمیشہ کی طرح ایک بار پھر کرنے لگا۔

''آئی لو یو ٹو عارض!'' کچھ دیر کی خاموشی کے بعد عارض دوبارہ بولا۔

''اب مجھے اجازت دو' رات میں ہوٹل میں ایک پارٹی ہے' مجھے اس کے لیے کپڑے دیکھنے ہیں۔ میں نے تو اب تک اپنا سوٹ کیس بھی نہیں کھولا' سفر کی تھکن بہت ہے پر یہ پارٹی بھی میری نوکری کا حصہ ہے۔ اپنا خیال رکھنا' میں پھر کال کروں گا' اللہ حافظ۔'' عارض مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد اپنے کپڑے نکالنے لگا۔

رات کے ساڑھے نو بج چکے تھے' عارض بلیک ٹو پیس سوٹ اور انڈگو شرٹ میں ملبوس کسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا۔ نور تو ویسے ہی اس کے چہرے پر پھیلا ہوا تھا اور اوپر سے آج وہ ٹو پیس سوٹ میں...... آج تو عارض کو ضرور کوئی نہ کوئی زلیخا ملنے ہی والی تھی۔ عارض اس سوچ میں گم ہو گیا کہ اگر آج ایمان اس کے ساتھ ہوتی تو وہ اس نفیس ڈیزائننگ والے شیشے کے سامنے اس کے ساتھ کھڑا ہو کر ایک سیلفی ضرور لیتا۔ اس نے اپنے بال سنوارے اور پرفیوم لگاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

آئی وی کیفے کی ایک سمت دو عورتیں پیانو کی بورڈ کے پاس کھڑی ہوئی تھیں۔ ایک کے ہاتھ میں وائلن تھا اور دوسری لڑکی کی بورڈ کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھی یونہی وہ دونوں ماحول کو ایک خوشگوار دھن سے رنگین بنارہی تھیں۔ نیلی اور فون کارپٹ پر چلتے عارض کیفے کے اندر آچکا تھا جہاں کافی رونق لگی ہوئی تھی مگر پھر بھی ایک سکون تھا وہاں' شاید اس دھن کے باعث۔

عارض کے قدم رکھتے ہی پورے آئی وی کیفے کا ماحول ہی بدل گیا۔ ایک لمبے قد کی لڑکی جو وائلن بجارہی تھی' عارض کو دیکھتے ہی اس کا وائلن کارپٹ پر جا گرا اور ایک سناٹا سا چھا گیا۔ جبکہ دوسری لڑکی کا ہاتھ کی بورڈ کے ایک ہی بٹن پر دب

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY Reading Section

کر رہ گیا اور تو اور کیفے کی تمام عورتوں کا رویہ بھی ان دولڑکیوں سے کچھ کم نہ تھا۔ عارض کو دیکھتے ہی ان تمام عورتوں کے ہاتھ سے پائن ایپل جوس کے گلاس چھوٹ گئے اور چھچ کر کے آواز آئی جس کے باعث کیفے کا ماحول اور زیادہ حساس ہو گیا۔

عارض چونکہ عورتوں سے نظریں نہیں ملاتا تھا' وہ عورتوں سے پردہ نہیں کرتا تھا پر ان کے سامنے نظریں جھکا کر چلتا تھا لہٰذا اس کو پتا بھی نہ چلا کہ یہ تمام ہلچل صرف اس کی وجہ سے ہی ہوئی ہے۔ وہ ان آوازوں کو نظر انداز کرتا اندر چلتا گیا اور نئے ورکرز سے ملنے لگا' اسے پتا بھی نہ تھا کہ کیفے کی تمام عورتوں کی نظریں اس پر جمی ہوئی ہیں۔

ایم ڈی صاحبہ اپنے شوہر کے بازوؤں میں ہاتھ ڈالے کیفے میں داخل ہوئیں ان کا استقبال اتنے شاندار طریقے سے ہوا کہ عارض کی نظریں اس جوڑے پر پڑ ہی گئیں۔

''ہماری شادی میں ہم بھی اسی طرح سے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے آہستہ آہستہ چلیں گے ایمان! تم میرے پاس ہو گی اور میں تمہارے پاس......؟'' وہ اپنے آپ میں باتیں کر ہی رہا تھا کہ اس نے دیکھا ایم ڈی صاحبہ اس کو دیکھتے ہی شوہر کا ہاتھ چھوڑ کر اس کے پاس آ رہی ہیں۔

''السلام علیکم میم!'' اب وہ اس کے عین سامنے آ کھڑی ہوئی لہٰذا عارض کو گفتگو کا آغاز کرنا ہی تھا۔

''وعلیکم السلام! میرا نام لائبہ ہے' میں اس ہوٹل اور کمپنی کی ایم ڈی ہوں اور آپ کی مشکور کہ آپ ہمارے یہاں کام کرنے آئے۔'' وہ عارض کے گلے لگی اور اس سے باتیں کرنے لگی شاید عورتوں کا مردوں کے ساتھ گلے ملنا بڑی کمپنیوں میں عام

مصنفین سے گزارش

☆ مسودہ صاف اور خوشخط لکھیں۔

☆ صفحے کے دائیں جانب کم از کم ڈیڑھ انچ کا حاشیہ چھوڑ کر لکھیں۔

☆ صفحے کے ایک جانب اور ایک سطر چھوڑ کر لکھیں' صرف نیلی یا سیاہ روشنائی کا ہی استعمال کریں۔

☆ خوشبوئے سخن کے لیے جن اشعار کا انتخاب کریں ان میں شاعر کا نام ضرور تحریر کریں۔

☆ ذوق آگہی کے لیے بھیجی جانے والی تمام تحریروں میں کتابی حوالے ضرور تحریر کریں۔

☆ فوٹو اسٹیٹ کہانی قابل قبول نہیں ہوگی۔ اصل مسودہ ارسال کریں اور فوٹو اسٹیٹ کروا کر اپنے پاس محفوظ رکھیں کیونکہ ادارہ نے ناقابل اشاعت کہانیوں کی واپسی کا سلسلہ بند کر دیا ہے۔

☆ مسودے کے آخری صفحہ پر اردو میں اپنا مکمل نام پتا اور موبائل فون نمبر ضرور خوشخط تحریر کریں۔

☆ ''گفتگو'' کے لیے آپ کے ارسال کردہ خطوط ادارہ کو ہر ماہ کی 3 ' تاریخ تک مل جانے چاہیے۔

☆ اپنی کہانیاں دفتر کے پتا پر رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعے ارسال کیجیے۔

7' فرید چیمبرز' عبداللہ ہارون روڈ' کراچی۔

☆ نوٹ: 1:00 تا 2:30 نماز ظہر اور کھانے کا وقفہ ہوتا ہے لہٰذا اس دوران دفتر ٹیلی فون کرنے سے گریز کریں۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

سمجھا جاتا ہوں۔ عارض سوچ میں پڑ گیا پھر ایک دم سے خود کو ان کے پاس سے تھوڑا دور کیا۔

وہ ایک نازک اور نہایت حسین و جمیل عورت تھی، نیچرل بیوٹی میں سب سے آگے۔ اس کی آنکھیں بڑی بڑی اور نیلی تھیں اور لباس ملکاؤں کی طرح زمین تک گرا ہوا تھا شاید اگر وہ اس کے گلے تھوڑی دیر اور لگے رہتی تو اس کی نیت پھسل جاتی مگر عارض کو بھلے اپنی بیوی بھی یاد ہو نہ ہو برہانِ الٰہی ضرور یاد تھی۔

''مرحبا! میں لائبہ کا شوہر ہوں، آپ مجھے زباب کہہ سکتے ہیں۔ اس کمپنی میں میرا کوئی اتنا خاص کام نہیں بس اس ہوٹل کی مارکیٹنگ دوسرے ملک و شہر میں کرتا ہوں۔ میں یہاں بہت کم آتا ہوں، کام ہی اتنا ہوتا ہے۔'' زباب اب اپنی بیوی کو اپنے بازوؤں کی گرفت میں لیے ہوئے تھا پر لائبہ کی نظریں اب بھی عارض کی طرف کھینچی چلی جا رہی تھیں۔

''بہت خوشی ہوئی آپ سے مل کر۔'' عارض اور زباب باتوں میں مصروف ہو گئے پر لائبہ عارض کو ہر جانب سے دیکھے جا رہی تھی اور یہ بات عارض بھی بار بار نوٹ کر رہا تھا۔

''ہاں بس کل دوبارہ جا رہا ہوں زرقہ، کئی سیمینارز ہیں انہیں اٹینڈ کرنا ہے پھر چھ ماہ بعد یہاں آؤں گا۔'' عارض کی شخصیت اتنی پُرکشش تھی کہ ایک ایم ڈی کا شوہر بھی اس سے اس طرح بات کرنے لگا کہ جیسے اس کا کوئی دوست یار ہو۔

لائبہ کا شوہر بھی کافی ہینڈسم اور گڈلکنگ تھا، کچھ ہی دیر بعد ایم ڈی صاحبہ نے سب کو ان کے کام ان کے ڈیپارٹمنٹس بتا دیئے اور کہا کہ کل سے سب کو اپنے اپنے کام پر لگ جانا ہے۔ وہ جب وہاں سے واپس گئی تو کسی لڑکے کے گلے نہیں لگی سوائے عارض کے اور اس کے گالوں کو چوما بھی۔ عارض کو اس کا یہ انداز بہت عجیب لگا وہ سر جھٹک کر اپنے دسویں فلور پر جانے لگا۔

معمول کی طرح عارض جب بھی اپنے گھر میں ہوتا تو شلوار قمیص پہنا کرتا، اب بھی اس نے یہی کیا، فریش ہو کر وہ اپنے بستر پر جا گرا۔

''کہیں آپ کو وہاں کوئی زلیخا نہ مل جائے۔'' کیا سوچ کر کہی تھی ایمان نے وہ بات۔ عارض گہری سوچ میں پڑ گیا، کیوں ایمان کی کہی وہ بات اسے سچ ہوتی دکھائی دے رہی تھی۔

''کیا وہ تمام آوازیں جو میرے کیفے میں اندر گھسنے کے ساتھ آئیں، وہ میرے لیے تھیں؟'' وہ اپنے آپ میں ہزار باتیں سوچنے لگا پھر سر جھٹک کر سو گیا، آج وہ کافی تھک چکا تھا۔

دوسرے دن سے نوکری آفیشل طور پر شروع ہو چکی تھی، عارض اپنی عمدہ کارکردگی دکھا کر تمام ورکرز کو حیران کر رہا تھا وہ جو بھی کام کرتا لگن اور دل سے کرتا۔

تین ماہ کا عرصہ گزر چکا تھا اور عارض اب بھی اتنے ہی جوش کے ساتھ کام کر رہا تھا جتنا وہ پہلے کرتا تھا۔ عارض کے کاموں سے متاثر ہو کر ایک روز لائبہ نے اسے شہریار ریسٹورنٹ میں اسپیشل ڈنر آفر کیا۔ عارض کا وہ آفر قبول کرنے کا بالکل دل نہ تھا پر وہ ریسٹورنٹ لائبہ کا تھا وہ فرم اور عارض کو جو سیلری ملتی تھی وہ بھی ان ہی کے ذریعے ملتی تھی لہٰذا اسے مانتے ہی بن پڑی۔

شہریار ریسٹورنٹ کی رائل کا سب سے مشہور ترین ریسٹورنٹ ہے جو ہوٹل کے دوسرے مرحلے پر بنا ہوا ہے۔ عارض نے عشا کی نماز ادا کی اور بلیو

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

جینز اور ڈارک بلیو ٹی شرٹ پہنتا شہریار کی جانب چل پڑا۔

''مرحبا!'' وہ خوش باش انداز میں پہلے سے ہی وہاں موجود تھی۔ ''آؤ یہاں بیٹھو۔'' اس کے انداز سے لگ نہیں رہا تھا کہ وہ کسی بڑی کمپنی کی ایم ڈی ہے۔ عارض خاموشی سے چلتا لائبہ کے سامنے والی چیئر پر آ بیٹھا۔

''کیا لینا پسند کرو گے؟ یہاں کا عریبین گرل بہت مشہور ہے۔'' وہ اس کی باتوں پر ہاں ہوں کر رہا تھا۔

''عارض...... مجھے تم سے کچھ بہت ضروری بات کرنی ہے۔'' لائبہ اب سنجیدہ ہوگئی تھی کچھ دیر کی خاموشی کے بعد بالآخر لائبہ نے ہی لب کھولے۔

''جی کہیے' میں سن رہا ہوں۔'' عارض کا منہ اس کی طرف پر نظریں اس خوب صورت میز پر مرکوز تھیں۔

''میں تم سے محبت کرنے لگی ہوں شاید اس وقت سے جب سے تم کو دیکھا تھا' میری محبت قبول کرو گے؟'' لائبہ نے عارض کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔

''مجھے معاف کیجیے گا لائبہ صاحبہ پر شاید آپ بھول رہی ہیں کہ آپ شادی شدہ ہیں اور آپ کے شوہر بھی ہیں۔'' عارض نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھوں پر سے ہٹاتے ہوئے کہا۔

''مجھے معلوم ہے پر مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا' تم جب تک یہاں ہو تب تک میرے پاس نہیں رہ سکتے؟ ایک بار میری طرف دیکھو میں اتنی بری نہیں ہوں عارض!'' عارض اس کی جانب دیکھ لیتا تو بہت زیادہ چانس تھے کہ وہ

غزل

زمانے کے عجب رنگ دیکھے زمانے کی قسم
تیری محبت میں بہت کچھ گنوایا تیرے یارانے کی قسم
اک پری چہرہ رات بھر سونے نہیں دیتا
اس معصوم سے چہرے انجانے کی قسم
چاہنے والے اور بھی ہوں گے مگر ہم سا کہاں
جس نے ہمیں برباد کیا اس کے دوستانے کی قسم
جو تو نے پلائی تھی آج تک نہیں اتری
تیرے تقدس کی قسم تیرے میخانے کی قسم
جو پہلوئے یار میں گزرے، وہ لمحے مقام رکھتے ہیں
جو گزرا وقت اس کے گزر جانے کی قسم
ساگر اس شخص کی کچھ مجبوریاں ٹھہری ہوں گی
وہ ایسا تو نہ تھا، اس کے وعدہ نبھانے کی قسم

ساگر مچن آبادی......مچن آباد

غزل

نا گھر ہے، نا جھونپڑا بالکل ہی نہتے ہیں
پھر بھی رئیس ہیں ہم کہ ترے دل میں رہتے ہیں
سنتے نہیں وہ حیرانگی ہے کہ بہرے بھی نہیں
برسوں سے دو بول پیار کے جو کہتے ہیں
پیوستہ ہے تیر دل میں جو نکلتا ہی نہیں
دن رات تو کیا ہر لمحہ عذاب سہتے ہیں
دکھتے نہیں ہیں دکھ مجھ کو کہ نیم بینا ہو گیا میں
بد پرہیزی بھی غضب کی کہ ہر دم اشک بہتے ہیں
اس کی طلب میں سجدے کیے جو سب رائیگاں
سجدہ کرو تو طلب خدا میں یہی سب سے کہتے ہیں
ہماری تو نا ہی پوچھو کہ ہم مقید ہیں راز
ہر ایک دل میں چپکے سے قید رہتے ہیں

مومن راز......اسلام آباد

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

www.Paksociety.com

اپنا صبر کھو دے۔ دعوت عیش خود چل کر اس کے پاس آئی تھی۔

''میں آپ کو ایک بات بتا تا چلوں' میری ایک بیوی ہے جو میرا اسلام آباد میں انتظار کر رہی ہے۔ آپ بھلے اپنے شوہر کو دھوکا دیں پر میں مر کر بھی اپنی شریک حیات کو دھوکا نہیں دے سکتا۔ زندگی ہے وہ میری اور مجھے اس کے علاوہ دنیا کی کوئی بھی عورت قابل قبول نہیں' چند ماہ کے لیے بھی۔'' وہ وہاں سے اٹھا اور چل دیا۔

''تم کو تو میں اپنا بنا کر ہی رہوں گی عارض! تمہارا حسن مجھے اب اور صبر کرنے نہیں دیتا۔ تم میرے ہو کر رہو گے۔'' لائبہ نے منصوبہ بنانے والے انداز کے ساتھ کہا۔

''کہیں آپ کو وہاں کوئی زلیخا نہ مل جائے۔'' وہ اپنے کمرے میں آچکا اور کپڑے اب تک تبدیل نہیں کیے تھے' ایمان کے کہے جملے پھر سے اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔ عارض کو لگاتار ہچکیاں آنے لگیں تو اسے اپنی بیوی یاد آئی۔

''السلام علیکم! کیسی ہے میری ایمان؟'' وہ اپنی بیوی سے بات کر کے اپنی ساری ٹینشن بھلا دینا چاہتا تھا۔

''بالکل ٹھیک! کیسا رہا آپ کا دن؟'' فون کی دوسری جانب سے آواز آئی۔

''اچھا گزرا' ابھی بہت ہچکیاں آئیں تو سوچا تمہیں فون کرلوں' تمہیں ڈسٹرب تو نہیں کیا نا؟'' عارض لائبہ والا قصہ سنا کر اسے کسی قسم کے شبہات میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔

''پر میں نے تو آپ کو یاد کیا ہی نہیں' یہ ہچکیاں کس کے لیے تھیں عارض!'' وہ شرارتی انداز قائم کرتے ہوئے بولی۔

عارض نے وہ رات ایمان سے بات کرنے میں گزار دی جو سکون عارض کے لیے ایمان سے بات کرنے میں رکھا تھا وہ کسی اور چیز میں کہاں تھا۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

پانچ ماہ کا عرصہ گزر گیا اب مزید ایک ماہ اسے یہاں رکھنا تھا۔ عارض ان پانچ ماہ میں اتنا تو کما ہی چکا تھا کہ آرام سے اپنی شادی کے تمام اخراجات اٹھا سکے پر اسے یہ پروجیکٹ پوری طرح ختم کرنا تھا۔ ڈیل سائن ہو چکی تھی۔

ایک رات تو حد ہی ہوگئی' رات کے ڈھائی بجے ان دو کلرکس میں سے ایک عارض کے روم کا دروازہ پیٹنے لگا۔

''کیا ہوا؟ سب خیریت ہے؟'' عارض نیند سے اٹھ کر دروازے تک آیا وہ کلرک بہت گھبرایا ہوا معلوم ہو رہا تھا۔

''سر...... سر...... ایم ڈی صاحبہ کی طبیعت بہت خراب ہے' ان کو سانس لینے میں مسئلہ ہو رہا ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کے پاس آ جاؤں' آپ پلیز کچھ کیجیے۔'' وہ بوکھلاتے ہوئے بولا۔

عارض بھاگتا ہوا لائبہ کے روم میں گیا' اپنا لباس تبدیل نہیں کیا وہی شلوار قمیص پہنی ہوئی تھی جو وہ عموماً رات میں پہنا کرتا تھا۔

''تم آ گئے نا میرے پاس۔'' عارض کمرے میں داخل ہوا تو پیچھے سے لائبہ نے کمرے کی کنڈی لگادی۔

''یہ کیا بے ہودہ مذاق ہے؟ ہٹیے مجھے جانا ہے۔'' عارض طیش میں آ کر بولا۔ لائبہ فوراً اس کے گلے لگ گئی اور پھر لگے رہی۔

''تم میری طرف کیوں نہیں دیکھتے' میری آنکھوں میں دیکھو تمہارے لیے کتنی محبت ہے۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

آج کی رات میرے پاس رک جاؤ عارض!'' وہ اس کا گریبان پکڑے اس سے التجا کر رہی تھی۔

عارض نے اپنا آپ چھڑانے کی کوشش کی تو لائبہ نے اسے بستر کی جانب دھکا دے دیا' وہ اب اس کے قریب آ گئی تھی۔

''دیکھو میری طرف کیا کمی ہے مجھ میں؟ تمہاری بیوی اور میرے شوہر کو کچھ پتا نہیں چلے گا' ہمارے پیار کا......''

عارض نے لائبہ کو دھکا دیا اور کمرے کی کنڈی کھولنے لگا' لائبہ نے اسے پیچھے سے دبوچا اور بہت کوشش کی کہ وہ باہر جانے نہ پائے پر اس کی کوشش ناکام رہی اور اس کے دبوچنے کے نتیجے میں عارض کی قمیص پیچھے سے پھٹ گئی۔

اس نے نہایت عاجزی کے ساتھ خدا سے مدد کی التجا کی۔ ''اے رب! میں ایک کمزور انسان ہوں' میرا اتنا بل بوتا کہاں کہ ان بے پناہ ترغیبات کا مقابلہ کر سکوں۔ تُو مجھے سہارا دے اور مجھے بچا۔ ڈرتا ہوں کہ کہیں میرے قدم نہ پھسل جائیں۔''

عارض کمرے سے باہر نکلنے لگا تو زباب سامنے کھڑا تھا اور اس کے منہ پر سرپرائز کے الفاظ تھے۔ وہ اپنی بیوی کو چھ ماہ کا بول کر ایک ماہ قبل آنے پر سرپرائز دینا چاہ رہا تھا پر وہ اس منظر کو دیکھ کر خود دوحشت میں آ گیا۔

''زباب...... زباب دیکھو یہ میرے ساتھ زبردستی کرنے میرے کمرے تک آیا تھا۔ پلیز مجھے اس سے بچالو۔'' وہ اپنے شوہر کے سینے سے جا لگی۔

''زباب! یہ جھوٹ بول رہی ہے' میرا یقین کرو میں ایسا ہرگز نہیں ہوں۔'' عارض اپنی پاکیزگی پیش کرنے لگا۔

''عارض مجھے پتا ہے کہ تم ایک شریف انسان ہو پر میں تمہاری بات کا کیسے یقین کرلوں؟'' زباب جیسے عارض کے منہ سے سچائی سننا چاہتا تھا۔

''دیکھو میری قمیص پیچھے سے پھٹی ہے' اس کا مطلب زبردستی میرے ساتھ کی گئی ہے اگر میری قمیص آگے سے پھٹی ہوتی تو یہ بات کہی جا سکتی تھی کہ تمہاری بیوی کے ساتھ زبردستی ہوئی ہے مگر ایسا نہیں ہے۔'' زباب نے عارض کی بات سمجھی پھر اسے یقین ہو گیا کہ وہ صحیح ہے اور اس کی بیوی غلط۔

''مجھے تم پر یقین ہے مگر میں نہیں چاہتا کہ تم اب یہاں رہو' تم یہاں رہو گے تو شاید لائبہ پھر سے تمہاری طرف کھنچی چلی جائے گی لہٰذا تم کل یہاں سے چلے جانا اور پلیز میری باتوں کا بُرا مت ماننا۔'' زباب اس سے کہتا لائبہ کو لے کر اس کے کمرے میں چلا گیا اور دوسرے روز عارض اپنی ایمان کے پاس!

تو یہ تھی اس اعلیٰ ظرف عارض کی کہانی......

قارئین! اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے

''بُری عورتیں بُرے مردوں کے لیے ہیں اور بُرے مرد بُری عورتوں کے لیے اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے۔''

اور جب یہ بات اللہ نے کہہ دی ہے تو پھر عارض کو ایمان کا ہی ہونا تھا اب چاہے کتنی ہی زلیخا ئیں اس کی زندگی میں آئیں وہ صبر کرے گا' ضبطِ نفس کرے گا۔ بے شک اللہ فرماتا ہے۔

''بے شک جو پرہیزگاری اور صبر کرلے تو اللہ نیکیوں کا نیگ ضائع نہیں کرتا۔''

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM